ازدواجی بندھن کی خوشگواری میں بیوی کے کردار سے متعلق مفید تحریر

بیوی کو کیسا ہونا چاہئے؟

- شوہر کی فرماں بردار 08
- شوہر کے حقوق کی تفصیل 15
- شوہر کے لئے سنورنا باعثِ اجر ہے 20
- میکے اور سسرال کا فرق 25
- امیرِ اہلِ سنّت کی 12 نصیحتیں 29
- غلام کی بیوی یا بادشاہ کی ملکہ 32
- خاتونِ جنت اور شوہر کی خدمت 39

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بیوی کو کیسا ہونا چاہئے؟[1]

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سعادت مند دُلہن

عہدِ صحابہ کے مشہور قاضی اور فقیہ ابو اُمَیَّہ شُرَیح بن حارِث رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی اطاعت گزار اور نیک سیرت زوجہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے بنو تمیم

---

1 . . . مبلغِ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے ۷ ربیع الثانی ۱۴۳۲ ہجری بمطابق 13 مارچ 2011 عیسوی کو یہ بیان عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضروری ترمیم و اضافے کے بعد ۴ مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۴۱ ہجری بمطابق 4 ستمبر 2019 عیسوی کو تحریری صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔
(شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیۃ)

2 . . . مسند الفردوس، ۵/ ۲۷۷، حدیث: ۸۱۷۵

www.dawateislami.net

کی ایک عورت سے شادی کی۔ پہلی رات جب وہ میرے پاس آئی تو میں نے کہا: شوہر کیلئے مستحب ہے کہ جب دُلہن اس کے پاس آئے تو وہ کھڑا ہو اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ پاک سے اس کی خیر کا سوال کرے اور اس کے شر سے پناہ طلب کرے۔ یہ کہہ کر میں اُٹھا اور نماز کیلئے وضو کرنے لگا جب میری نئی نویلی دُلہن نے میرا یہ عمل دیکھا تو وہ بھی اُٹھ کر میرے ساتھ وضو کرنے لگی اور پھر ہم دونوں نے ایک ساتھ نماز ادا کی۔ جب گھر مہمانوں سے خالی ہو گیا تو میں اس کے پاس آیا اور اپنا ہاتھ اس کی پیشانی کی طرف بڑھایا تو اس نے کہا کہ اے ابو اُمیّہ ذرا ٹھہریئے! پھر اس نے کہا: تمام تعریفیں اللہ پاک ہی کیلئے ہیں میں اسی کی تعریف بیان کرتی ہوں اور اسی سے مدد چاہتی ہوں اور حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اُن کی آل پر دُرود بھیجتی ہوں۔ اے میرے سرتاج! میں ایک اجنبی عورت ہوں، آپ کی عادتوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی لہٰذا آپ مجھے وہ باتیں بتا دیجئے جو آپ کو پسند ہیں تاکہ میں ان کے مطابق کام کیا کروں اور وہ باتیں بھی بتا دیجئے جو آپ کو پسند نہیں تاکہ میں اُن سے بچتی رہوں۔ یقیناً آپ کی قوم میں بھی آپ کیلئے رشتے ہوں گے اور اسی طرح میری قوم میں بھی میرے لئے رشتے تھے، لیکن جب اللہ پاک کسی کام کا فیصلہ فرما دیتا ہے تو وہ ہو کر رہتا ہے۔ بلاشُبہ آپ میرے مالک بن چکے ہیں اب آپ وہی کیجئے جس کا اللہ پاک نے آپ کو حکم دیا ہے کہ بھلائی کے ساتھ مجھے اپنے پاس رکھیں یا اچھے طریقے سے چھوڑ دیں۔ میری بات مکمل ہوئی، میں اللہ پاک سے اپنے لئے، آپ کیلئے اور تمام مسلمانوں کیلئے مغفرت طلب کرتی ہوں۔

قاضی شُرَیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم میری بیوی کی ان دانشمندانہ

باتوں نے مجھے بھی کچھ کہنے پر مجبور کر دیا لہٰذا میں نے اپنی بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا: تمام تعریفیں اللہ پاک ہی کیلئے ہیں میں اسی کی تعریف بیان کرتا ہوں اور اسی سے مدد چاہتا ہوں اور حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی آل پر دُرود بھیجتا ہوں۔ بے شک تم نے جو باتیں کیں وہ نہایت عُمدہ ہیں اگر تم ان پر ثابت قدم رہو تو یہ نیک بختی کی بات ہوگی اور اگر تم نے ان پر عمل چھوڑ دیا تو یہی باتیں تمہارے خلاف (کسی بھی ناخوشگوار واقعے کی) دلیل بن جائیں گی۔ پھر میں نے اسے اپنی پسند اور ناپسند کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی ساتھ اُسے یہ بھی کہا کہ اگر تم میری کوئی اچھائی دیکھو تو اسے بیان کر دینا اور کوئی خامی دیکھو تو اس کا پردہ رکھنا۔ اس نے پوچھا: آپ کو میرے گھر والوں سے میل جول کس حد تک پسند ہے؟ میں نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں کہ وہ (بہت زیادہ آمد ورفت کی وجہ سے) مجھے اُکتاہٹ میں مُبتلا کر دیں۔ اس نے پوچھا: یہ بتائیے کہ آپ کن پڑوسیوں کا گھر میں آنا پسند کرتے ہیں تا کہ میں انہیں آنے کی اجازت دوں اور کن کا داخلہ آپ کو ناپسند ہے تا کہ میں بھی ان کے آنے کو ناپسند کروں۔ میں نے کہا: فلاں فلاں لوگ بڑے نیک ہیں (انہیں اجازت دینا) اور فلاں لوگ اچھے نہیں (انہیں گھر میں نہ آنے دینا)۔ میں نے اس کے ساتھ وہ پہلی رات بہت اچھے طریقے سے گزاری اور پھر اس سعادت مند عورت نے بیس سال میرے ساتھ گزار دیئے مگر مجھے کبھی اس کی کوئی بات ناگوار نہ لگی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ۔۔۔ المستطرف، الباب الثالث والسبعون، ۲/ ۴۰۰ ملخصا

www.dawateislami.net

اسلام دینِ فطرت ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلام دینِ فطرت ہے اور اس کے احکامات میں انسانی فطرت کی رعایت رکھی گئی ہے، اسلام فطری تقاضوں کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ ان کے حصول کیلئے جائز ذرائع مہیا کرتا ہے اسی لئے اللہ پاک نے انسانوں کو بدکاری، بے حیائی، جنسی بے راہ روی اور شیطانی وساوس سے بچانے نیز انہیں راحت وسکون پہنچانے کے لئے نکاح کی نعمت عطا فرمائی تاکہ عورتیں اور مرد نکاح کے ذریعے رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوکر خود کو گناہوں سے بچائیں اور معاشرے کی تعمیر وترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس خوبصورت رشتے کی اہمیت وحفاظت کے پیشِ نظر اللہ پاک نے میاں بیوی کے حقوق متعین کر دیئے تاکہ ان کے تعلق کی دیوار میں کہیں دراڑ نہ پڑے اور اس کی حفاظت ہوتی رہے۔ جو لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارتے ہیں وہی لوگ اس رشتے کو بخوبی نبھا سکتے ہیں۔

بیان کردہ حکایت میں قاضی شُریح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نیک سیرت زوجہ کے کردار اور ان کی گفتگو میں ہر شادی شدہ اسلامی بہن کیلئے بے شمار مدنی پھول ہیں۔ ذرا غور کیجئے کہ اس سعادت مند عورت نے اپنی زندگی کے اہم سفر کا آغاز کتنے خوبصورت انداز میں کیا کہ شادی کی پہلی رات ہی شوہر کو اس بات کا یقین دلایا کہ میں عمر بھر آپ کی اطاعت گزار اور فرمانبردار رہوں گی نیز اس نیک، عقلمند اور دُور اندیش خاتون نے اپنے شوہر کی

www.dawateislami.net

پسند و ناپسند کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لیں تا کہ اس کے پسندیدہ کام کر کے اس کی رضا و خوشنودی حاصل کرے اور ناپسندیدہ کاموں سے اجتناب کر کے شوہر کے دل میں اپنی محبت اور چاہت کو ہمیشہ برقرار رکھ سکے۔یقیناً یہ ایک کامیاب خاتون تھیں جنہوں نے شوہر کو خوش رکھنے اور اپنے گھر کو امن و سکون کا گہوارہ بنانے کا راز خود ہی معلوم کر لیا۔ایک اچھی اور کامیاب بیوی کی یہی خوبی ہوتی ہے کہ وہ اپنے شوہر کو ہر طرح سے خوش رکھنے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے تا کہ اس کے ذریعے دُنیا و آخرت کی سعادت مندیاں حاصل کر سکے۔یاد رہے کہ مختلف اَدوار میں عورت کی زندگی میں بہت ساری تبدیلیاں آتی ہیں لیکن سب سے بڑی تبدیلی اس وقت آتی ہے جب وہ شادی کر کے اپنے شوہر کے ساتھ زندگی کے نئے سفر کا آغاز کرتی ہے۔یہ نیا سفر عورت کی زندگی میں ڈھیروں خوشیوں کے ساتھ ساتھ بہت ساری ذمہ داریاں بھی لاتا ہے جنہیں پورا کر کے ہی وہ ایک خوشحال گھرانے کی بنیاد رکھ سکتی ہے۔کیونکہ ایک مثالی خاندان کی تعمیر کے لئے بیوی کا کردار بہت ہی اہم ہے اسی لئے اسلام نے بحیثیت بیوی عورت کی تربیت کے لئے بہت ہی شاندار اور اہم اصول بیان کئے ہیں آیئے ان رہنما اصولوں کا جائزہ لیتے ہوئے اس بات پر غور کیجئے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں **بیوی کو کیسا ہونا چاہیے ؟**

اللہ پاک کی اطاعت کرنے والی

کامیابی کا سب سے پہلا اصول اطاعتِ خداوندی ہے۔یاد رہے کہ دُنیا و آخرت کی

www.dawateislami.net

کوئی بھی کامیابی اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی اس لئے رضائے الٰہی حاصل کرنے اور ایک کامیاب خاتونِ خانہ بننے کے لئے احکامِ الٰہیہ کی پابندی، نماز روزہ کی ادائیگی اور پیارے آقا مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّتوں پر عمل کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیجئے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ یُدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ وَ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۳﴾ (پ ۴، النساء، آیت: ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اُسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔

معلوم ہوا کہ اللہ پاک اور اس کے رسول کی اطاعت کے ذریعے ہی سب سے بڑی کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے اس لئے خود بھی نیکی کی راہ پر چلئے اور اپنے شوہر کو بھی نیکی کی دعوت دیتے ہوئے اس کا یہ ذہن بنائیے کہ یہ دُنیا چند روزہ ہے اور یہاں کے سب عیش وآرام فنا ہونے والے ہیں حقیقی زندگی تو آخرت کی ہے وہ کیسی شاندار، پُرلطف اور عظیمُ الشّان زندگی ہوگی جب آپ اور میں جنّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اندوز ہوں گے۔ فکرِ آخرت اور نیکی کی دعوت سے بھرپور چند جملوں میں اپنے دلکش لہجے کی مٹھاس شامل کرکے اپنے رفیقِ حیات کی سماعتوں کی نذر کر دیجئے پھر دیکھئے کہ کیسے اس کے دل میں مدنی انقلاب برپا ہوتا ہے۔ ایک سعادت مند بیوی وہی ہے جو اپنے شوہر کے ایمان کی

www.dawateislami.net

حفاظت اور اسے جہنّم کی آگ سے بچانے کا ذریعہ بنے۔اس سلسلے میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا عمل اسلامی بہنوں کیلئے ایک بہترین مثال ہے۔ چنانچہ،

اسلام کی راہ دکھانے والی صحابیہ

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے اسلام لانے سے قبل سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا کو نکاح کا پیغام بھیجا تو جواباً آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا نے فرمایا: اے ابو طلحہ کیا تمہیں علم ہے کہ تمہارا معبود جس کی تم عبادت کرتے ہو وہ زمین سے اُگنے والی لکڑی سے بنا ہوا ہے اور اسے ایک حبشی نے تیار کیا ہے۔ ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: ہاں مجھے معلوم ہے۔ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا نے فرمایا: تو کیا ایک لکڑی کی عبادت کرتے ہوئے آپ عار محسوس نہیں کرتے؟ اگر آپ اسلام قبول لیں تو میں اس کے علاوہ اور کوئی مہر نہیں لوں گی۔ حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ یہ کہہ کر ان کے پاس سے چلے گئے کہ میں غور و فکر کے بعد ہی کوئی فیصلہ کروں گا۔ پھر جب دوبارہ آئے تو **اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ** پڑھ کر مسلمان ہوگئے۔ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا نے فرمایا: اے انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) اب تم ابو طلحہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے میرا نکاح کر دو۔[1]

اے صحابیات کے نقشِ قدم کو باعثِ نجات سمجھنے والی عزیز اسلامی بہنو! ذرا غور کیجئے کہ کس طرح حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا نے حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو

1 ۔۔۔ اسد الغابۃ، رقم ۷۴۷۲، ام سلیم بنت ملحان، ۷/ ۳۷۶

www.dawateislami.net

کفر کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کی راہ دکھادی۔ آیئے آپ بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے رفیقِ حیات کو صلوٰۃ و سنّت کی طرف راغب کرنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کیجئے اور اس کیلئے پہلے اپنے آپ کو نیکی اور اِطاعت الٰہی کے اعلیٰ اوصاف سے مُزیّن کرنے کی کوشش کیجئے۔ یقیناً وہ عورت دُنیا کی سب سے بہتر عورت ہے جو خود بھی نیکی کی راہ پر چلے اور شوہر کو بھی چلنے کی ترغیب دے۔ سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک اُس عورت پر رحم فرمائے جو رات کے وقت اٹھے، پھر نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے، اگر وہ نہ اٹھے تو اُس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ [1] اور فرمایا: اِنَّمَا الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّلَیْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْیَا شَیْءٌ اَفْضَلُ مِنَ الْمَرْاَۃِ الصَّالِحَۃِ یعنی دُنیا ایک مال ہے اور دُنیا کے مال میں سے نیک عورت سے زیادہ کوئی چیز فضیلت والی نہیں۔ [2]

معلوم ہوا کہ نیک عورت دُنیا کا ایک قیمتی سرمایہ ہے، نیک عورت شوہر کیلئے باعثِ فخر اور سب سے انمول ہے۔ اس لئے اے عزیز اسلامی بہنو! اپنے اندر نیکیوں کا جذبہ پیدا کیجئے اور اطاعتِ الٰہی پر ہمیشگی اختیار کرکے دُنیا و آخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہو جایئے۔

شوہر کی فرمانبردار

اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد عورت پر جس

1 - - - ابوداود، کتاب التطوّع، باب قیام اللیل، ۲/۴۸، الحدیث: ۱۳۰۸۔ تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: پانی کے چھینٹے مارنے کی اجازت اُس صورت میں ہے جب جگانے کیلئے بھی ایسا کرنے میں خوش طبعی کی صورت ہو یا دوسرے نے ایسا کرنے کا کہا ہو۔ (صراط الجنان، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ: ۶، ۱۰/۲۲۲)

2 - - - ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب فضل النساء، ۲/۴۱۲، حدیث: ۱۸۵۵

www.dawateislami.net

ذات کی اطاعت اور فرمانبرداری لازم ہے وہ اُس کا شوہر ہے۔ چنانچہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: لَوْ کُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا یعنی اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ اللہ پاک کے سوا کسی کو سجدہ کرے تو ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔[1]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ خاوند کے حقوق بہت زیادہ ہیں اور عورت اس کے احسانات کے شکریہ سے عاجز ہے اسی لئے خاوند ہی اُس کے سجدے کا مستحق ہوتا۔ خاوند کی اطاعت و تعظیم اَشَد ضروری ہے اس کی ہر جائز تعظیم کی جائے۔[2]

اے سعادت مندی اور دائمی خوش بختی تلاش کرنے والی اسلامی بہنو! یاد رکھئے کہ عورت کیلئے شوہر کی فرمانبرداری میں ہی دُنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔ عورت کی جنت کا راستہ اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کے بعد شوہر کی اطاعت سے شروع ہوتا ہے۔ متعدد احادیث میں عورتوں کو شوہر کی اطاعت کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ آیئے شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری سے متعلق تین احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے۔

شوہر کی فرمانبرداری سے متعلق 3 فرامینِ مصطفےٰ

1 عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج، ۲/۳۸۶، حدیث: ۱۱۶۲

2 ۔۔۔ مرآۃ المناجیح، ۵/۹۷

www.dawateislami.net

حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنّت کے جس دروازے سے چاہے جنّت میں داخل ہو جا۔[1]

2 ایک عورت نے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں عورتوں کی طرف سے نمائندہ بن کر حاضر ہوئی ہوں، اللہ پاک نے مردوں پر جہاد فرض فرمایا ہے اگر یہ زخمی ہوں تو اجر پائیں اور اگر شہید ہو جائیں تو اپنے رَبّ کے پاس زندہ رہیں اور رزق دیئے جائیں اور ہم عورتیں اُن کے گھر کی دیکھ بھال کرتی ہیں لہٰذا ہمارے لئے اِس میں کیا اجر ہے؟ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم جس عورت سے بھی ملو تو اسے بتا دو کہ شوہر کی فرمانبرداری کرنا اور اس کے حق کو پہچاننا جہاد کے برابر ہے اور تم میں سے بہت کم عورتیں ایسا کرتی ہیں۔[2]

3 اگر شوہر اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ وہ زَرد رنگ کے پہاڑ سے پتھر اٹھا کر سیاہ پہاڑ پر لے جائے اور سیاہ پہاڑ سے پتھر اٹھا کر سفید پہاڑ پر لے جائے تو عورت کو اپنے شوہر کا یہ حکم بھی بجالانا چاہئے۔[3]

مشہور مفسرِ قرآن حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ فرمانِ مبارک مُبالغے کے طور پر ہے، سیاہ و سفید پہاڑ قریب

---

1 ۔۔۔ مسند امام احمد، مسند عبد الرحمن بن عوف، ۱/۴۰۶، حدیث: ۱۶۶۱

2 ۔۔۔ الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، باب الزوج فی الوفاء بحق زوجتہ، ۳/۳۴، حدیث: ۱۷

3 ۔۔۔ مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشہ، ۹/۳۵۳، حدیث: ۲۴۵۲۵

www.dawateislami.net

قریب نہیں ہوتے بلکہ دُور دُور ہوتے ہیں مقصد یہ ہے کہ اگر خاوند (شریعت کے دائرے میں رہ کر) مشکل سے مشکل کام کا بھی حکم دے تب بھی بیوی اُسے کرے، کالے پہاڑ کا پتھر سفید پہاڑ پر پہنچانا سخت مشکل ہے کہ بھاری بوجھ لے کر سفر کرنا ہے۔[1]

بیان کردہ روایات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بیوی کو اپنے شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی کس قدر تاکید کی گئی اور اس پر کس قدر اجر وثواب رکھا گیا۔ اے کاش! اسلامی بہنیں کامیابی کا راستہ دکھانے والے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان فرامین کے مطابق شوہر کی اطاعت کو اپنے لئے باعثِ عظمت سمجھ لیں، اگر ایسا ہوجائے تو گھر امن وسکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ یاد رہے کہ بیوی اپنے شوہر کی اطاعت شریعت کے دائرے میں رہ کر ہی کرے، اگر شوہر خلافِ شریعت افعال کا حکم دے مثلاً نماز پڑھنے یا شرعی پردہ کرنے سے روکے تو اُس کا یہ حکم ماننا ہرگز جائز نہیں حدیثِ پاک میں ہے: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یعنی اللہ پاک کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔[2] لہٰذا میاں بیوی اس بات کا خیال رکھیں کہ حُقُوق کی ادائیگی کرتے ہوئے معصیت کا اِرتکاب ہرگز نہ ہو۔ البتہ اگر خدانخواستہ شوہر علمِ دین سے محرومی یا شرعی احکام پر عمل درآمد میں سُستی وغفلت کے باعث زوجہ کو غیر شرعی افعال کا حکم دے تو زوجہ کو چاہئے کہ حکم ماننے سے صاف انکار بھی نہ کرے کہ وہ بضد ہوجائے بلکہ زوجہ حکمتِ عملی اختیار کرتے ہوئے اس کے حکم پر عمل پیرا ہونے سے

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۵/۱۰۶

2 . . . مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۲۷۸، حدیث: ۱۰۹۵

www.dawateislami.net

پہلو تہی اختیار کرتے ہوئے اُسے سمجھائے کہ آپ کا ہر جائز حکم سر آنکھوں مگر اس حکم پر عمل کرنا میرے لئے جائز نہیں اس میں میری بھی پکڑ ہو گی اور آپ کی بھی وغیرہ وغیرہ۔ یہاں اس بات کا ذکر بے حد ضروری ہے کہ علمِ دین ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جو میاں بیوی کو ربِّ کریم کی نافرمانی سے بچانے میں مُعاوِن ہو سکتا ہے کیونکہ جب شوہر کو جائز و ناجائز کی پہچان ہو گی تبھی وہ وہ بیوی کو ناجائز کام کا حکم دینے سے باز رہے گا اور جب بیوی کو علم ہو گا کہ یہ کام ناجائز اور اللہ پاک کی نافرمانی کے زُمرے میں آتا ہے تو ہی وہ اسے کرنے سے بچ سکے گی۔ علاوہ ازیں علمِ دین میاں بیوی کو ایک دوسرے کے حقوق کی پہچان اور انہیں پورا کرنے کی اہمیت بتاتا ہے اس لئے میاں بیوی کیلئے علمِ دین کا حصول اور خصوصاً ایک دوسرے کے حُقُوق کو جاننا بہت ضروری ہے۔

شوہر کے حقوق پورے کرنے والی

اے کامیابیوں کا راستہ ڈھونڈنے والی اسلامی بہنو! شوہروں کے حقوق کا خوب خیال رکھئے اور انہیں اَحسَن طریقے سے ادا کیجئے کیونکہ میاں بیوی کے درمیان باہمی محبت والفت کا یہ خوبصورت رشتہ خوش اسلوبی سے اسی وقت نِبھایا جا سکتا ہے جب میاں بیوی اپنے ذمے واجِبُ الاَدَا حُقُوق اچھی طرح ادا کریں۔ یقیناً میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن اس معاملے میں بیوی کو بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے مروی ہے کہ ایک عورت ہمارے پیارے

www.dawateislami.net

آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں فُلاں بنتِ فُلاں ہوں۔ فرمایا: میں نے تمہیں پہچان لیا اپنا کام بتاؤ۔ عرض کی: مجھے اپنے چچا کے بیٹے فُلاں عابد سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اُسے بھی پہچان لیا۔ عرض کی: اُس نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے بتائیں کہ عورت پر شوہر کا حق کیا ہے؟ اگر مجھ میں اُس کا حق ادا کرنے کی طاقت ہوئی تو میں شادی کروں گی ورنہ شادی نہیں کروں گی۔ فرمایا: مرد کے حق کا ایک ٹکڑا یہ ہے کہ اگر اُس کے دونوں نتھنے خون اور پیپ سے بہتے ہوں اور عورت اُسے اپنی زَبان سے چاٹے تب بھی شوہر کے حق سے بری نہ ہوئی، اگر آدمی کا آدمی کو سجدہ روا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ جب شوہر اس کے پاس آیا کرے تو وہ اسے سجدہ کیا کرے کیونکہ خدا نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ یہ سن کر اس عورت نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں کبھی شادی نہیں کروں گی۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا سوچئے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شوہر کے حُقُوق کو کتنی اہمیت کے ساتھ بیان فرمایا نیز اس سے صحابیات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کی مدنی سوچ کا بھی اندازہ لگایئے کہ وہ شوہر کے حُقُوق کے معاملے میں کس قدر محتاط تھیں۔ شادی شُدہ اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ اِس سے درس حاصل

---

1 ۔۔۔ مستدرک حاکم، کتاب النکاح، باب حق الزوج علی زوجتہ، ۲/۵۴۷، حدیث: ۲۸۲۲

www.dawateislami.net

کریں اور شوہر کے حُقُوق میں کوئی کمی نہ آنے دیں کیونکہ شوہر کی رضا میں رَبّ کی رضا اور شوہر کی ناراضی میں رَبّ کی ناراضی پوشیدہ ہے۔ آیئے حقِّ شوہر سے متعلق 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔

شوہر کے حقوق سے متعلق 4 فرامینِ مصطفٰے

1 جب شوہر بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو اس پر لازم ہے کہ شوہر کے پاس چلی آئے اگرچہ چولہے کے پاس بیٹھی ہو۔[1]

2 شوہر بیوی کو اپنے بچھونے پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کردے اور اُس کا شوہر اس بات سے ناراض ہو کر سو جائے تو رات بھر اُس عورت کے فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔[2]

3 پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کی: شوہر کا حق اُس کی بیوی پر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کہ بیوی اپنے شوہر کو خود سے نہ روکے اگرچہ اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہو اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر کی کوئی چیز کسی کو نہ دے، اگر دے گی تو شوہر کے لئے ثواب اور عورت کیلئے گناہ ہے اور اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا تو گناہ گار ہوگی اور کچھ ثواب نہ ملے گا نیز شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے اگر نکلی تو جب تک توبہ نہ کرے یا واپس نہ آجائے رحمت اور عذاب کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی

1 ...ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأۃ، ۳۸۶/۲، حدیث: ۱۱۶۳

2 ...مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم امتناعھا من فراش زوجھا، ص۵۷۸، حدیث: ۱۴۳۶

www.dawateislami.net

گئی: اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ فرمایا: اگرچہ وہ ظالم ہو۔ [1]

4 اے عورتو! اللہ پاک سے ڈرو اور اپنے شوہروں کی رضا کو لازم پکڑ لو اگر عورت جان لے کہ شوہر کا حق کیا ہے تو وہ صبح اور شام کا کھانا لے کر کھڑی رہے۔ [2]

شوہر کے حُقُوق کی تفصیل

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے شوہر کے حُقُوق کی اہمیت پر بہت مفید روشنی ڈالی ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

سوال: اسلامی بہن پر شوہر کے حُقُوق کی کیا تفصیل ہے؟ کیا شوہر کا حق ماں باپ سے بھی بڑھ کر ہے؟

جواب: شوہر کے حُقُوق کا بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورت پر مرد کا حق خاص اُمورِ متعلقہ زَوجیَّت میں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد تمام حُقُوق حتیٰ کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے۔ ان اُمور میں اُس کے احکام کی اطاعت اور اُس کے ناموس کی نگہداشت (یعنی اس کی عزت کی حفاظت) عورت پر فرضِ اَہَم ہے، بے اس کے اِذن کے مَحارِم کے سوا کہیں نہیں جاسکتی اور مَحارِم کے یہاں بھی (اگر بغیر اجازت جائے تو) ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن وہ بھی صبح سے شام تک کیلئے اور بہن بھائی، چچا، ماموں،

1 - - - سنن کبری للبیہقی، کتاب القسم والنشوز، باب ما جاء فی بیان حقہ علیھا، ۷/۴۷۷، حدیث: ۱۴۷۱۳

2 - - - کنز العمال، کتاب النکاح، الباب الخامس فی حقوق الزوجین، جز: ۲،۱۶/۱۴۵، حدیث: ۴۴۸۰۹

www.dawateislami.net

خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد (جا سکتی ہے) اور (بِلا اجازت) شب کو کہیں (یعنی ماں باپ کے یہاں بھی) نہیں جا سکتی (ہاں اجازت سے جہاں جانا ہو وہاں روزانہ بھی اور رات کے وقت بھی جا سکتی ہے)۔[1]

شوہر کی شکر گزار

نیک سیرت اور مثالی بیوی کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے شوہر کے احسانات کی شکر گزار رہتی ہے اور کبھی اس کے احسانات کا انکار کرکے ناشکری نہیں کرتی وہ اچھی طرح جانتی ہے کہ شوہر مجھ جیسی صنفِ نازک کیلئے ایک مضبوط سہارا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، وہی میری ضرورتوں کو پورا کرتا ہے اور اُسی کی وجہ سے مجھے اولاد کی نعمت ملی ہے۔ رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں کو اپنے شوہروں کی ناشکری سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ،

حضرت اسماء بنتِ یزید رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم عورتوں کے پاس سے گزرے تو ہمیں سلام کیا اور فرمایا: احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچنا، ہم نے عرض کی کہ احسان کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ممکن تھا کہ تم میں سے کوئی عورت طویل عرصے تک بغیر شوہر کے اپنے والدین کے پاس بیٹھی رہتی اور بوڑھی ہو جاتی لیکن اللہ پاک نے اسے شوہر عطا فرمایا اور اس کے ذریعے مال اور اولاد کی نعمت سے سرفراز فرمایا اس کے باوجود جب وہ

---

1 ۔۔۔ پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۱۵

www.dawateislami.net

غصے میں آتی ہے تو کہتی ہے: میں نے اس سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ [1]

بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں اکثر عورتیں ناشکری کی مصیبت میں گرفتار ہیں ذرا کسی اعلیٰ گھرانے کو یا کسی عورت کے قیمتی کپڑوں اور بیش قیمت زیورات کو دیکھ لیا تو ناشکری کرنے لگتی ہیں اور مَعَاذَ الله کچھ اس قسم کی گفتگو کرتی ہیں کہ میں تو ہوں ہی بد قسمت کہ نہ میکے میں سکھ نصیب ہوا نہ سسرال میں ہی کچھ سکون دیکھا۔ فلاں عورت عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہی ہے اور میں فاقوں سے مر رہی ہوں، وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح بعض عورتوں کے شوہر انہیں اچھا اور عمدہ کھلاتے پلاتے ہیں نیز اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق کپڑے، زیورات اور دیگر آسائشِ زندگی مہیا کرتے رہتے ہیں لیکن اگر کبھی کسی مجبوری کی وجہ سے عورتوں کی کوئی خواہش پوری نہ کر سکیں تو عورتیں ان کے زندگی بھر کے احسانات کو بھلا کر ان کی ناشکری کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ "مجھے اس گھر میں کبھی سُکھ نصیب نہیں ہوا، فلاں عورت کا شوہر اسے فلاں فلاں چیزیں لا کر دیتا ہے، تم نے کبھی میری کوئی خواہش پوری نہیں کی، تم سے تو کسی خیر کی امید ہی نہیں ہے، مجھے کبھی تمہاری طرف سے کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوئی، میری تو قسمت ہی پھوٹی تھی جو تم جیسے شخص سے شادی ہو گئی، میرے ماں باپ نے تو مجھے بھاڑ میں جھونک دیا وغیرہ وغیرہ۔" یاد رہے کہ ناشکری کے یہ الفاظ نہ صرف عورت کی ازدواجی زندگی کو اُجاڑ دینگے بلکہ ساتھ ہی اُس کی آخرت بھی داؤ پر لگ جائے گی۔ چنانچہ،

---

1 ۔۔۔ مسند امام احمد، مسند القبائل، ۱۰ / ۴۳۳، حدیث: ۲۷۶۳۲

www.dawateislami.net

فکرِ آخرت دلانے والے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میں نے دیکھا کہ جہنم میں اکثریت عورتوں کی تھی۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے پوچھا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: وہ ناشکری کرتی ہیں۔ پوچھا گیا کہ کیا وہ اللہ پاک کی ناشکری کرتی ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان سے مُکر جاتی ہیں اگر تم کسی عورت کے ساتھ عمر بھر اچھا سُلوک کرو پھر بھی تم سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو کہے گی: میں نے تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ [(1)]

اے روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والی اسلامی بہنو! اگر آپ نے بھی کبھی شوہر کے ساتھ اس قسم کا رویّہ اپنایا ہے تو عاجزی اور اِنکساری کے ساتھ اپنے شوہر سے معافی مانگ کر اُسے راضی کر لیجئے کیونکہ اگر شوہر کے ساتھ احسان فراموشی والا سُلوک کرنے، فرمائش پوری نہ ہونے پر اسے جلی کٹی باتیں سُنانے اور اُس کا دل دکھانے کی وجہ سے اگر جہنّم میں ڈال دیا گیا تو ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ شوہر کی ناشکری سے عورت کو اِس لئے بھی بچنا چاہئے کہ مسلسل اِس قسم کی باتیں شوہر کے دل میں نفرت کے طوفان پیدا کر دیں گی اور اگر خدانخواستہ اُس کی زَد میں آکر تعلقات کی ناؤ ڈوب گئی تو عمر بھر پچھتانا پڑے گا۔ اِس لئے کامیاب بیوی وہی ہے جو کبھی بھی ناشکری کے الفاظ زبان پر نہ لائے بلکہ آسانیوں کے علاوہ تنگدستی کے حالات میں بھی صبر و شکر کا مظاہرہ کرتے ہوئے شوہر کے ساتھ زندگی کے دن گُزارے تاکہ وہ پریشانیوں میں خود کو تنہا نہ سمجھے۔

---

1 . . . بخاری، کتاب النکاح، باب کفران العشیر . . . الخ، ۳/ ۴۶۳، حدیث: ۵۱۹۷

شوہر کو خوش رکھنے والی

مثالی بیوی بننے کے لئے عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے جسم، لباس اور گھر کی صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھے۔ پراگندہ بال اور میلی کچیلی نہ رہے بلکہ اپنے شوہر کیلئے خوب بناؤ سنگھار کرے کیونکہ اس سے شوہر کا دل خوش ہوتا ہے اور حدیثِ پاک میں شوہر کو خوش رکھنے والی عورت کو بہترین عورت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ،

پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نیک بیوی کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی بیان فرمائی: اِنْ نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ یعنی اگر اُس کا شوہر اُسے دیکھے تو وہ (اپنے ظاہری اور باطنی حسن وجمال سے) اُسے خوش کر دے۔[1]

لہٰذا ہر شادی شدہ اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ باطنی زینت کے ساتھ ساتھ حتی المقدور مہندی، سرمہ اور زیورات سے ظاہری زینت کا بھی اہتمام کرے، یاد رہے کہ بظاہر زیادہ اہم نظر نہ آنے والی یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں میاں بیوی کے تعلّق کو مضبوط بنانے کے لئے بے حد ضروری ہیں کیونکہ حصولِ معاش کیلئے محنت ومشقّت کے بعد دن بھر کا تھکا ماندہ شوہر جلدی جلدی گھر لوٹتا ہے تاکہ اسے سکون ملے اگر گھر میں داخل ہوتے ہی وہ بیوی کے برتاؤ میں کوئی خوش کُن پہلو نہیں دیکھے گا تو یقیناً گھٹن اور تنگی محسوس کرے گا اور اس چیز کے اظہار کے لئے ذرا ذرا سی بات پر برہم ہو جائے گا۔ اِس کے برعکس اگر گھر میں داخل ہوتے ہی وہ اپنی بیوی کو حسین وجمیل صورت میں دیکھتا ہے تو وہ اپنی بیوی

---

1 ۔۔۔ ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب افضل النساء، ۲/ ۴۱۴، حدیث: ۱۸۵۷

www.dawateislami.net

سے محبت اور اُس کی طرف رغبت محسوس کرتا ہے۔ شوہر کی آمد سے پہلے بیوی کا خود کو تیار کرنا اور مسکرا کر اُس کا استقبال کرنا اِس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اُسے شوہر کی آمد سے بہت خوشی اور مسرّت ہوئی ہے۔ اس قسم کا برتاؤ دیکھ کر شوہر دن بھر کی تھکاوٹ بھول جاتا ہے اور اُسے ذہنی سکون ملتا ہے نیز عورت کا اپنے شوہر کیلئے زینت اختیار کرنا خود اُس کے لئے بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔ چنانچہ،

شوہر کے لئے سنورنا باعثِ اجر ہے

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین و ملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: عورت کا اپنے شوہر کیلئے گہنا (زیور) پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے، بعض صالحات (یعنی نیک بیبیاں) کہ خود اور اُن کے شوہر دونوں صاحب اولیاءِ کرام سے تھے ہر شب بعد نمازِ عشاء پورا سنگار کر کے دُلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انہیں اپنی طرف حاجت پاتیں حاضر رہتیں ورنہ زَیور و لباس اتار کر مُصلّے بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں۔[1]

معلوم ہوا کہ نیک بیبیاں بھی اپنے شوہر کی رضا و خوشنُودی اور ان کے حق کی ادائیگی کیلئے خود کو سنوارتیں اور ظاہری زینت کا اہتمام کرتی تھیں۔ افسوس! ہمارے معاشرے کی خواتین نے شاید اُن نیک سیرت بیبیوں کا کردار فراموش کر کے مخالف راستہ اختیار کرلیا، اب خواتین کا بناؤ سنگھار فقط بازاروں اور ایسی تقریبات میں جانے پر منحصر ہوتا ہے

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۲۶

www.dawateislami.net

جن میں پردہ داری کا اہتمام نہیں کیا جاتا، یہ بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے کہ جن جگہوں پر انہیں پردے کا حکم ہے وہاں تو زینت کے ساتھ عمدہ خوشبوئیں (Perfumes) لگا کر نکلتی ہیں لیکن وہ رفیقِ حیات جس کے لئے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے زینت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کے لئے عموماً آرائش و زیبائش کا اہتمام نہیں کیا جاتا بلکہ مَعَاذَ اللّٰہ اپنے شوہر سے بداخلاقی سے پیش آکر اپنے باطن کی بدصورتی کا کھلم کھلا اظہار کرتی ہیں یاد رکھئے! شوہر سے بداخلاقی سے پیش آنا عورت کی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے۔ چنانچہ،

شوہر تمہاری جنت اور دوزخ ہے

حضرت سَیِّدُنا حُصَین بن مِحْصَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی پھوپھی کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ کسی کام سے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جب رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن کی حاجت پوری فرما چکے تو ارشاد فرمایا: کیا تم شوہر والی (یعنی شادی شُدہ) ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا: تم (خدمت کے اعتبار سے) شوہر کیلئے کیسی ہو؟ عرض کی: جو کام میرے بس میں نہ ہو اُس کے علاوہ میں اُن کی خدمت میں کوتاہی نہیں کرتی۔ ارشاد فرمایا: اِس بارے میں غور کر لینا کہ شوہر کے اعتبار سے تمہارا کیا مقام ہے کیونکہ وہی تمہاری جنّت اور دوزخ ہے۔[1]

اس روایت سے اُن اسلامی بہنوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو بات بات پر بلاوجہ

---

1 ۔۔۔ سنن کبری للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، آداب اتیان النساء، باب طاعۃ المرأۃ زوجھا، ۵/ ۳۱۱، حدیث: ۸۹۶۳

شوہر سے روٹھتی، گال پھُلاتی اور غصے میں چلّا چلّا کر گفتگو کرتی ہیں اگر زبان سے غصے کی آگ ٹھنڈی نہ ہو تو گھر کی قیمتی اشیاء زمین پر پٹخ کر شوہر کا مالی نقصان کرتی اور بچوں کو مار پیٹ کر گھر کا ماحول خراب کرتی ہیں۔ ایسی بے باک عورتیں نہ صرف اپنا وقار کھو دیتی ہیں بلکہ پورے گھر کا چین وسکون بھی داؤ پر لگا دیتی ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ اگر شوہر سے کسی بات پر ناراضی ہو بھی جائے تو اِزْدِوَاجی زندگی اور گھر کے سُکون کو اُس کی بھینٹ نہ چڑھایا جائے بلکہ ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ ناراضی کا اظہار بھی ہو جائے اور گھریلو معاملات بھی متاثر نہ ہوں۔ آیئے اس ضمن میں اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی ازدواجی زندگی کا ایک گوشہ ملاحظہ کرکے اُس سے کچھ درس حاصل کریں۔

اُمُّ المومنین کی ازدواجی زندگی

اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: میں جانتا ہوں جب تم ہم سے راضی رہتی تھیں اور جب تم ہم پر ناراض ہوتیں۔ میں نے پوچھا: آپ کیسے پہچانتے تھے؟ فرمایا: جب تم ہم سے خوش ہوتی تو کہتی تھیں محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے رَبّ کی قسم اور جب تم ہم سے ناخوش ہوتیں تو کہتی تھیں ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) کے رَبّ کی قسم۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی تھی (یعنی میرے دل میں آپ کی محبت بدستور رہتی تھی صرف قلبی حالت کے اظہار کیلئے ایسا کرتی تھی)۔ (1)

---

1 . . . بخاری، کتاب النکاح، باب غیرۃ النساء ووجدھن، ۳/۴۷۱، حدیث: ۵۲۲۸

www.dawateislami.net

یاد رہے کہ اس مبارک گفتگو سے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ طیبہ طاہرہ عابدہ زاہدہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کو وہ زمانہ یاد دلا رہے تھے جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھا نئی نئی بیاہ کر پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں، اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کی عمر زیادہ نہ تھی مگر اِس کے باوجود اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کی عقل و فراست پر جان و ایمان صدقے کہ اگر گھریلو معاملہ میں کسی وجہ سے دل میں رنج ہوتا تو لڑائی بھڑائی شور وغیرہ نہ فرماتیں بلکہ رَبِّ کریم کا نام حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی نسبت سے لیتیں کہ دل کی حالت کا اظہار بھی ہو جائے اور گھر میں بدمزگی بھی نہ پیدا ہو۔ یہ بھی ذہن نشین رکھیں کہ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کی وہ ناراضی ناز کی تھی نہ کہ نفرت کی ورنہ حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ناراض ہونا تو کفر ہے البتہ محبوبوں کی ناز والی ناراضی بھی پیاری ہوتی ہے۔ کاش! ہماری مائیں، بہنیں حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کے طرزِ عمل سے کچھ سبق حاصل کریں اور اپنے گھر کو میدانِ جنگ نہ بنائیں۔[1]

یقیناً عقلمند اور ذہین عورت وہی ہے جو اپنے گھر کی بربادی کا سبب بننے والی چیزوں کو پیشِ نظر رکھے اور اُن سے بچنے کی تگ و دو جاری رکھے۔ اگر کبھی لڑائی جھگڑے یا اختلاف کی کوئی صورت پیدا ہو جائے تو نہایت خوش اسلوبی سے اسے رَفع دَفع کر دے کیونکہ اللہ پاک نے عورت کو یہ خوبی بخشی ہے کہ اگر وہ چاہے تو چند لمحوں میں گھر کے ناخوشگوار

1... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۹۰ ملخصا

www.dawateislami.net

ماحول کو خوشگوار بنا سکتی ہے ایک حدیثِ مبارکہ میں عورت کی اسی خوبی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ،

آپ کے راضی ہونے تک نہ سوؤں گی

حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں یہ بتاؤں کہ جنتی عورتوں کونسی ہیں؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ ارشاد فرمایا: ہر محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت، جب وہ شوہر کو ناراض کر دے یا اسے تکلیف دی جائے یا اُس کا شوہر اس پر غصہ کرے تو وہ کہے کہ میرا یہ ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے، میں اس وقت تک سوؤں گی نہیں جب تک آپ راضی نہ ہو جائیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کتنے اَحسن انداز میں خواتین کو حُسنِ اَخلاق کا درس دیا ہے یہ ہے جینے کا حقیقی انداز، یہ ہے زندگی گزارنے کا اصل ڈھنگ، ایسے اخلاق سے گھر جنت کا نمونہ بنتے ہیں۔ واقعی اگر ہر ایک اسلامی بہن اچھے برتاؤ اور حسنِ اخلاق کو لازم پکڑ لے تو گھر کی خوشیوں کو چار چاند لگ جائیں۔ آج ہر اسلامی بہن گھر میں ناچاقیوں اور لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے پریشان ہے غور کیجئے کہیں اِس کی وجہ اُن کی بداخلاقی تو نہیں؟ ظاہر ہے اگر بیوی اَخلاقیات کو پسِ پُشت ڈال دے، شوہر کی غیبت کرے، اس کے

---

1 ... معجم صغیر، ۱/۴۶، حدیث: ۱۱۸

www.dawateislami.net

والدین، بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کی غیبت کرے، چغلیاں کھائے، تہمتیں لگائے، جب بھی شوہر گھر آئے تو اُسے چڑچڑاپَن دکھائے اور غصے سے ناک پھلائے تو خود ہی بتایئے کیا ایسی عورت شوہر کے دل میں عزت اور مرتبہ حاصل کرسکے گی؟ ظاہر ہے کبھی نہیں کرسکے گی بلکہ عموماً اس قسم کی حرکتوں سے لڑائی جھگڑوں اور فسادات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے گھر میدانِ جنگ بن جاتا ہے بلکہ بسا اوقات نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے۔

میکے اور سسرال کا فرق

میاں بیوی میں لڑائی جھگڑے کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ بیوی جس نے اپنی زندگی کا ایک خوبصورت حصہ والدین کے گھر میں گزارا ہوتا ہے جہاں وہ ہر لمحہ والدین کی محبتوں اور شفقتوں کے سائے میں پلتی تھی مگر شادی کے بعد جب وہ ماضی کو یاد کرتی ہے اور سُسرالی زندگی اور سُسرال والوں کے روّیوں کا میکے کی زندگی اور میکے والوں کے روّیوں سے موازنہ کرتی ہے تو اسے میکے اور سسرال میں بہت فرق نظر آتا ہے اسی فرق کو دیکھ کر اسے بہت زیادہ محرومی کا احساس ہوتا ہے اور پھر وہ اس احساس کو ہر وقت اپنے ساتھ لگائے رکھتی ہے جس کے نتیجے میں اس کا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے، وہ بات بات پر شوہر سے الجھتی اور اس کی سیدھی بات کا اُلٹا جواب دیتی ہے اس طرح وہ اپنی خوشیوں کو اپنے ہی ہاتھوں غم کی آگ میں جھونک دیتی ہے حالانکہ اگر وہ چاہے تو اپنے شوہر کے گھر میں بھی بہت ساری محبتیں اور چاہتیں سمیٹ سکتی ہے اس کیلئے صرف اُسے یہ بات مدِّ نظر

رکھنے کی ضرورت ہے کہ آج تک تو وہ محبتیں سمیٹتی آئی تھی اب محبتیں تقسیم کرنے کا وقت آگیا ہے، جب وہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے سسرال میں حُسنِ سُلوک اور چاہت کا مظاہرہ کا کرے گی اور اپنی حکمتِ عملی سے سسرال والوں کا دل جیت لے گی تو اُس کی زندگی میں ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی۔

شوہر اور سسرال والوں کے دل جیتنے کا گُر ہر اسلامی بہن کو شادی سے پہلے ہی سیکھ لینا چاہئے اور اِس کیلئے ماں کو اپنی بیٹی کے ساتھ بھرپور تعاون کرنا چاہئے، ہر ماں کو چاہئے کہ اپنی لَختِ جگر کو اُس کی شادی پر اچھی تربیت، عُمدہ اَخلاق اور دانشمندانہ نصیحتوں کا تحفہ پیش کرے۔ پہلے وقتوں میں مائیں اپنی بیٹیوں کو بہت ہی عمدہ نصیحتیں کیا کرتی تھیں۔

آیئے اس ضمن میں ایک خوبصورت حکایت ملاحظہ کیجئے۔

ازدواجی زندگی سے متعلق ماں کی نصیحتیں

ایک تابعی بُزرگ حضرت عبدُ المَلِک بن عُمَیر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: جب عَوْف بن مُلَحِّم شَیْبانی نے اپنی بیٹی کی شادی اِیاس بن حارِث کِنْدی سے کی تو بیٹی کو تیّار کیا گیا اور رُخصتی کے وقت لڑکی کی والدہ اُمامہ اُسے نصیحت کرنے کیلئے اُس کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: پیاری بیٹی! اگر اس بُنیاد پر کسی کو نصیحت نہ کرنا دُرست ہوتا کہ وہ ادب میں اعلیٰ مقام اور حَسَب نَسَب بھی عالی شان رکھتا ہے تو میں تجھے بھی نصیحت نہ کرتی اور تجھے پَند و نصیحت کرنے سے آزاد سمجھتی (لیکن ایسا نہیں ہے) نصیحت ایسی چیز ہے جو غافل کی غفلت دُور کر دیتی ہے اور سمجھ دار کیلئے سُوجھ بُوجھ کا ذریعہ بنتی ہے۔

www.dawateislami.net

اے بیٹی! اگر باپ کے مالدار ہونے کی بناء پر یا بیٹی کو باپ کی سخت ضرورت ہونے کی وجہ سے کوئی عورت شوہر سے بے نیاز ہو سکتی تو تُو سب سے زیادہ بے نیاز ہوتی (یعنی تجھے شوہر کی کوئی ضرورت نہ ہوتی) مگر ایسا نہیں ہے، عورتیں پیدا ہی مَردوں کیلئے کی گئی ہیں جیسے مرد عورتوں کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔

اے بیٹی! جس ماحول میں تیری پیدائش ہوئی اور جس گھونسلے میں تو نے پَرْوَرِش پائی تُو اُسے خیر باد کہہ کر ایسی جگہ جارہی ہے جس سے تُو انجان ہے اور ایسے ساتھی کی طرف جارہی ہے جس سے تُو نامانوس ہے۔ وہ تجھ پر اپنی ملکیت کے سبب بادشاہ بن گیا ہے، تُو اُس کی لونڈی (فرماں بردار) بن جا نا وہ تیرا غلام (تابعدار) ہو جائے گا۔ اُس کے بارے میں دس باتوں کو پلّے باندھ لے اِن میں تیرے لئے بڑی گہرائی اور نصیحت ہے۔

❀ **پہلی اور دوسری بات:** خاوند کے ساتھ قناعت[1] سے رہنا اور ایسے زندگی بسر کرنا کہ اس کی ہر (جائز) بات اچھی طرح سننا اور مان لینا، کیونکہ قناعت میں دل کی راحت ہے اور (شوہر کی جائز) بات غور سے سُن کر ماننے میں رَبّ کی رِضا ہے۔

❀ **تیسری اور چوتھی بات:** اپنے شوہر کی ناک اور آنکھ کا خیال رکھنا کہ اسے ہرگز تیرے اندر کوئی ناپسندیدہ چیز دکھائی نہ دے اور وہ تجھ سے عُمدہ خُوشبو ہی سونگھے۔ موجودہ چیزوں میں سے سُرمہ بہترین چیز ہے اور پانی بہترین خُوشبو ہے، جو محسوس نہیں ہوتی۔

❀ **پانچویں اور چھٹی بات:** اپنے سرتاج کے کھانے کے اوقات کو مدِّ نظر رکھنا اور اُس

---

1 ...عام استعمال کی اشیاء نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔ (التعریفات للجرجانی، ص ۱۲۶)

www.dawateislami.net

کے آرام وسُکون کا بھی خیال رکھنا، کیونکہ بھوک کی شدّت آدمی کو بھڑکاتی اور نیند کی خرابی غُصّہ دلاتی ہے۔

❀ **ساتویں اور آٹھویں بات:** اپنے شوہر کے رشتے داروں اور اہل وعیال کو اہمیّت دینا اور اُس کے مال کی حفاظت کرنا کیونکہ مال کی حفاظت حسنِ تقدیر ہے اور رشتے داروں اور گھر والوں کا خیال رکھنا حسنِ تدبیر۔

❀ **نویں اور دسویں بات:** اپنے شوہر کے راز فاش مت کرنا اور کسی بھی حال میں اس کی نافرمانی نہیں کرنا۔ اگر تو نے اس کے راز فاش کئے تو اُس کی بے وفائی سے بچ نہیں سکے گی اور اگر نافرمانی کرے گی تو اس کا سینہ غصے سے بھڑک اُٹھے گا۔

اے میری پیاری بیٹی! اُس کے رَنج وغم کی کیفیت میں خُوشی و مَسرّت کا اظہار کرنے اور اُس کی خُوشی کے موقع پر حُزن وملال کا مُظاہرہ کرنے سے بچنا کیونکہ پہلی بات بے پروائی کی علامت ہے اور دوسری بات تعلُّقات کو ناخُوشگوار بنانے کا سبب۔

تجھ سے جس قدر ہوسکے اپنے شوہر کی عزّت کرنا، اُسے بہت اعلیٰ مرتبہ دینا اور ہمیشہ اس کا ساتھ نِبھانا۔ بیٹی یاد رکھنا! تجھے اُس سے جو اپنائیت درکار ہے وہ اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی جب تک تُو اپنی پسند اور ناپسند کے تمام معاملات میں اُسکی رِضا کو اپنی رِضا پر اور اُس کی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح نہ دے گی۔ اللہ پاک تیرا بھلا کرے اور تیری حفاظت فرمائے۔[1]

---

1 . . . احکام النساء لابن جوزی، باب الرابع والستون فی وجوب طاعۃ الزوج، ص ۱۴۲

www.dawateislami.net

ظاہر ہے کہ دُلہن کی والدہ نے شادی سے پہلے بھی اس کی عمدہ تربیت کا اہتمام کیا ہوگا لیکن خاص رخصتی کے وقت اس لئے نصیحت کی کیونکہ اس وقت کی نصیحت زیادہ مؤثِّر (اثر کرنے والی) ہوتی ہے اور دُلہن اسے عمر بھر یاد رکھتی ہے اس لئے والدین کو چاہیے کہ اچھی تربیت کے ساتھ ساتھ اچھی نصیحت کا بھی اہتمام کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی اچھی تربیت کے ساتھ ساتھ اپنی شہزادی کی شادی خانہ آبادی کے موقع پر انہیں نصیحت کے بہت ہی پیارے مدنی پھول عطا فرمائے، یہ مدنی پھول دیگر اسلامی بہنوں کی ازدواجی زندگی کیلئے بھی بے حد مفید ہیں آیئے ملاحظہ کیجئے۔

بنتِ عطار کے لئے 12 مدنی پھول

1 شوہر کی طرف سے ملنے والا ہر حکم جو خلافِ شرع نہ ہو، بجالانا ضروری ہے۔

2 اپنے شوہر اور ساس کا کھڑے ہو کر اِستقبال کیجئے اور کھڑے ہو کر ہی رخصت بھی کیجئے۔

3 دن میں کم از کم ایکبار (ممکن ہو تو) ساس کی دست بوسی کیجئے۔

4 اپنی ساس اور سُسَر کا والدین کی طرح اِکرام کیجئے۔ ان کی آواز کے سامنے اپنی آواز پست رکھئے۔ ان کے اور اپنے شوہر کے سامنے **"جی جناب"** سے بات کیجئے۔

5 شوہر ضَرور تاً سزا دینے کا مجاز ہے۔ ایسا ہو تو صبر و تحمل کا مظاہرہ کیجئے، غصہ کرکے یا زبان درازی کرکے گھر سے رُوٹھ کر آجانے کی صورت میں آپ پر **"میکے"** کے

www.dawateislami.net

دروازے بند ہیں۔

6 ہاں بغیر روٹھے شوہر کی اجازت کی صورت میں جب چاہیں میکے آسکتی ہیں۔

7 اپنے میکے کی کوتاہیاں شوہر کو بتا کر غیبت کے گناہِ کبیرہ میں نہ خود مبتلا ہوں نہ اپنے شوہر کو "سُننے" کے گناہِ کبیرہ میں ملوث کریں۔

8 اپنی "**بے عملی**" یا "**لاعلمی**" کو ڈھانپنے کیلئے اِس طرح کہہ دینا کہ "**مجھے تو والِدَین نے یہ نہیں سکھایا**" سخت حماقت ہے۔

9 بہارِ شریعت حصہ 7 سے "**نان نفقہ کا بیان**"، "**زوجین کے حُقُوق**" وغیرہ کا مطالعہ کرلیجئے۔

10 اپنے لئے کسی قسم کا "**سوال**" اپنے شوہر سے کرکے ان پر بوجھ مت بننا۔ ہاں اگر وہ مقرر کردہ حقوق ادا نہ کریں تو مانگ سکتی ہیں۔

11 مہمان کی خدمت سعادت سمجھ کر کرنا، اُس کے اخراجات کے معاملے میں شوہر پر بے جا بوجھ مت ڈالنا۔ اپنے والد (یعنی سگِ مدینہ) سے طلب کرلینا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه مایوسی نہیں ہوگی اور اگر وہ خوش دلی سے رضا مند ہوں تو ان کی سعادت مندی ہوگی۔

12 شوہر کی اجازت کے بِغیر ہرگز گھر سے نہ نکلیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بظاہر چھوٹے چھوٹے نظر آنے والے ان

1 . . . تذکرۂ امیرِ اہلسنّت، قسط: ۳، ص ۴۸

www.dawateislami.net

مدنی پھولوں میں تربیت کا خزانہ اور گھر بسانے والی مثالی بیوی بننے کا راز چھپا ہوا ہے لٰہذا ہر اسلامی بہن ان مدنی پھولوں کو اپنانے کی کوشش کرے اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی برکت سے دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

صبر کرنے والی

یاد رہے کہ سسرال عورت کیلئے ایک امتحان گاہ ہے جس نے اچھے اخلاق، ادب و آداب اور صبر و تحمل کا سبق پڑھا وہ اس امتحان گاہ میں ضرور پاس ہو جائے گی خصوصاً صبر و تحمل ایک ایسی چیز ہے جس کی سسرال میں بہت زیادہ ضرورت ہے بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ذرا سا عدمِ برداشت ہمیشہ کے پچھتاوے اور محرومی کا سبب بن جاتا ہے اس لئے اگر شوہر کو بیوی کی کسی بات پر غصہ آجائے تو بیوی پر لازم ہے کہ اس وقت خاموش ہو جائے اور کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے شوہر کے غصے میں مزید اضافہ ہو بلکہ صبر کرے کہ **"صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے"** اگرچہ عورت کا قصور نہ ہو تب بھی صبر کرے کیونکہ شوہر غصے میں ہے اور جب غصہ عقل پر غالب ہوتا ہے تو انسان وہ کام بھی کر جاتا ہے جس پر بعد میں پچھتاتا ہے اس لئے عورت سمجھ داری سے کام لے، صبر کرے اور جب شوہر کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو اللہ پاک کی رضا کیلئے خود ہی اس کے پاس جا کر معافی مانگ لے، ہرگز ہرگز یہ نہ سمجھے کہ میرا قصور نہیں تو میں معافی کیوں مانگوں؟ بلکہ یہ سوچے کہ اگر قصوروار ہونے کی وجہ سے معافی مانگی جائے تو اس میں کیا کمال؟ کمال تو یہ ہے کہ قصور نہ ہونے کے باوجود بھی صرف اس لئے معافی مانگی جائے کہ شوہر راضی ہو جائے کیونکہ

www.dawateislami.net

اس کی رضا میں ہی رَبّ کی رضا ہے۔ جو اسلامی بہن اس طرح اپنا مدنی ذہن بنالے اور قصوروار نہ ہونے کے باوجود بھی شوہر سے معافی مانگ لے تو دلوں کو پھیرنے والے اللہ پاک کی رحمت سے قوی امید ہے کہ وہ شوہر کے دل کو اس کی محبت سے بھر دے گا اور سسرال میں اسے عزّت واحترام اور سرخروئی نصیب فرمادے گا۔

غلام کی بیوی یا بادشاہ کی ملکہ

اس کے برعکس اگر مَعَاذَ اللہ بیوی یہ سوچ اپنائے کہ **"میں شوہر کو دبا کر رکھوں گی، شوہر نے کچھ اَڑی دکھائی تو پورا ہفتہ اُس سے بات نہیں کروں گی، اسے اپنے آگے بے بس کردوں گی، اس پر اپنا حکم چلاؤں گی، اسے غلام بنا کر رکھوں گی وغیرہ وغیرہ"** تو یاد رکھئے! یہ سوچ بیوی کو شوہر کی نافرمانی اور باہمی تعلقات کی بے راہ روی پر مجبور کردے گی جس کے نتیجے میں بیوی اپنے شوہر پر برتری حاصل کرنے کے بجائے اپنا سکون اور بسا بسایا گھر دونوں ہی تباہ وبرباد کرڈالے گی۔ لہٰذا بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کو اپنا غلام بنانے کی خواہش ہمیشہ کیلئے دل سے نکال دے اور غلام کی بیوی کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے بجائے اپنے شوہر کو اپنا حاکم و بادشاہ تسلیم کرکے ایک بادشاہ کی ملکہ کی حیثیت سے اس کے ساتھ خوش وخرم زندگی گزارنے کا ذہن بنائے۔

مرد عورت پر حاکم ہے

یاد رہے کہ شوہر کو بیوی پر حاکم وافسر کسی اور نے نہیں بلکہ خود اللہ پاک نے بنایا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُؕ (پ۵، النساء، آیت: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: مرد یا خاوند عورتوں یا بیویوں کے افسر حاکم مقرر کئے گئے ہیں، بیویاں ان کی ماتحت، اس کی دو وجہ ہیں:

❀ ایک تو یہ کہ اللہ پاک نے مرد کو عورت پر بُزرگی دی ہے کہ نبوّت، خلافت، قضاء، حُدود میں گواہی، جہاد وغیرہ مردوں کو ہی بخشے، انہیں کاملِ عقل، کاملِ دین بنایا۔ عورتوں کی عقل ناقص رکھی، دین بھی کہ مالی معاملات میں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر قرار دی، عورتیں بحالتِ حیض و نفاس، نماز، تلاوتِ قرآن، روزے وغیرہ سے محروم، مرد یہ کام ہمیشہ کرتے ہیں۔

❀ دوسرے یہ کہ مردوں نے عورتوں پر مال خرچ کیے ہیں کہ عورت کا مہر، خرچہ، کفن، دفن خاوند کے ذمہ ہے، مرد کا مہر خرچہ وغیرہ عورت کے ذمّہ نہیں اور قاعدہ ہے کہ خرچ دینے والا خرچ لینے والے کا حاکم ہوتا ہے۔[1]

1 ... تفسیرِ نعیمی، پ۵، النساء، تحت الآیۃ:۳۴، ۵۹/۱

www.dawateislami.net

نظامِ فطرت

دراصل اللہ پاک نے اپنی حکمت اور مشیّت کے تحت گھر جیسے اہم ادارے میں مرد و عورت کی ذمہ داریاں الگ الگ رکھیں تاکہ گھر کا نظم و نسق اچھی طرح چلتا رہے، اگر مرد کے بجائے عورت حاکم بن جائے اور خود کو مرد کے برابر ثابت کرنے کیلئے مردوں کے معاملات کو اپنا لے تو پورے گھر بلکہ پورے معاشرے کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ جیسا کہ دُنیا کے کچھ معاشروں میں مرد کی برابری اوراس کے شانہ بشانہ چلنے کی سوچ نے عورتوں کو زندگی کے بہت سے شعبوں میں مردوں کی صف میں لا کھڑا کیا لیکن اب وہاں کی عورتیں شدید مُشکلات کا شکار ہیں کیونکہ وہاں کے موجودہ خلافِ فطرت معاشرتی نظام کی وجہ سے عورتوں کو ایسی ایسی ذمہ داریوں کا بوجھ بھی اپنے کندھے پر اُٹھانا پڑ رہا ہے جن ذمہ داریوں کیلئے اُسے فطرتاً پیدا ہی نہیں کیا گیا۔ ظاہر ہے کہ نظامِ فطرت کی تبدیلی کسی بھی طرح انسانیت کے مفاد میں نہیں، عورت کئی فطری عوامل کے سبب ہر طرح کی ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی اور نہ ہی معاشرے میں مکمل طور پر مردانہ کردار ادا کرسکتی ہے۔ ابتدائے حمل سے لے کر بچے کو دودھ پلانے کی مدّت ختم ہونے تک کا دورانیہ وہ کس قدر دُشواری میں گزارتی ہے اس کا ہر ذی شعور کو اندازہ ہو گا نیز مخصوص ایّام کی مشکلات اِس کے علاوہ ہیں لہٰذا اگر ان سب مشکلات کے باوجود کسی سخت مجبوری کے بغیر کسبِ معاش کی ذمہ داری بھی عورت کے کندھوں پر تھوپ دی جائے تو یہ اُس صنفِ نازک پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادنے اور اس بیچاری پر ظلم

www.dawateislami.net

ڈھانے کے مترادف ہوگا۔ اگر عورت کو ماں بننے کی ذمہ داری سے آزاد کر دیا جائے تو معاشرہ بانجھ ہو کر رہ جائے گا اور قومیں نسلِ نو سے محروم ہو جائیں گی۔ اسی لئے اسلام نے عورت کو اُس کی طاقت کے مطابق صرف گھر کی ذمہ داریاں دی ہیں تاکہ وہ چادر و دیواری میں رہے اور یوں اُس کی عفّت و عصمت کی حفاظت بھی ہوتی رہے۔

مگر افسوس! آج کل اسلام دشمن عناصر مسلمان خواتین کے دل سے اسلام کی عظمت ختم کرنے اور بے پردگی و فحاشی کو فروغ دینے کیلئے اُن سے جھوٹی ہمدردی کا ڈھونگ رچاتے ہوئے اس قسم کی آوازیں اُٹھا رہے ہیں کہ اسلام نے عورت کو محکوم اور غلام بنا دیا، اسے مرد کے ماتحت کرکے اسے مرد سے نیچا کر دیا ہے اور اس کی عظمت کو ٹھیس پہنچائی، عورت کو چادر اور چار دیواری کا پابند کرکے اسے قید کرکے رکھ دیا ہے اور اس کی آزادی سلب کرلی ہے وغیرہ وغیرہ حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام نے عورت کا مرتبہ گھٹایا نہیں بلکہ بڑھایا ہے، عورت کو ظلم کی چکی میں پسنے سے نجات دلائی ہے، وہ عورت جو پاؤں کی جوتی سمجھی جاتی تھی اسے عزّت بخشی اور مختلف جہتوں سے اس کے حقوق بیان کئے، اسلام نے عورت کو مرد کا غلام نہیں بنایا بلکہ جو پہلے غلام تھے انہیں بھی اسلام ہی کی وجہ سے نعمتِ آزادی نصیب ہوئی، البتہ اتنا ضرور ہے کہ اسلام نے شوہر کی حیثیت میں مرد کو عورت کے مقابلے میں ایک گونا برتری عطا کی ہے مگر اس میں بھی حسن و خوبی یہ ہے کہ اس برتری کی وجہ سے اگر مرد گھر کا حاکم و افسر ہے تو بحیثیتِ بیوی عورت کو بھی ایسا مقام بخشا کہ اس کی حیثیت گھر کی ملکہ سے کسی بھی طرح کم نہیں۔

www.dawateislami.net

آیئے زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام میں عورت کی معاشرتی حیثیت کے فرق کا مختصر حال ملاحظہ کیجئے۔

زمانۂ جاہلیت میں عورت سے بدسلوکی

دورِ جاہلیت میں عورت بدترین حالات سے دوچار تھی معاشرے میں عورت ذات کی نہ صرف انتہائی تذلیل کی جاتی بلکہ اس کے حقوق بھی پامال کئے جاتے، مالِ وراثت میں عورت کو قطعاً کسی قسم کا حقدار نہ سمجھا جاتا نیز عورت کی گواہی کسی بھی معاملے میں قابلِ قبول نہ سمجھی جاتی، باپ کے مرتے ہی بیٹا اس کی بیوہ سے شادی کر لیتا تھا اور عورت ذات سے نفرت کا یہ عالم تھا کہ جب کسی شخص کی بیوی کے ہاں زچگی کے آثار ظاہر ہوتے تو وہ شخص بچہ پیدا ہو جانے تک اپنی قوم سے چھپا رہتا، پھر اگر اسے معلوم ہوتا کہ بیٹا پیدا ہوا ہے تو وہ خوش ہو جاتا اور اپنی قوم کے سامنے آجاتا اور جب اسے پتا چلتا کہ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے تو وہ غمزدہ ہو جاتا اور شرم کے مارے کئی دنوں تک لوگوں کے سامنے نہ آتا اور اس دوران غور کرتا رہتا کہ اس بیٹی کے ساتھ وہ کیا کرے؟ آیا ذلت برداشت کر کے اس بیٹی کو اپنے پاس رکھے یا اسے زندہ درگور کر دے جیسا کہ مُضَر، خُزاعہ اور تمیم قبیلے کے کئی لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔(1)

لڑکیوں کے ساتھ اہلِ جاہلیت کے اس بدترین دستور کو قرآنِ کریم میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

1۔۔۔ تفسیر خازن، پ ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۵۹، ۳/۱۲۷، ۱۲۸ ملخصا

www.dawateislami.net

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِیْمٌ ﴿۵۸﴾ یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ (پ ۱۴، النحل: ۵۸، ۵۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے۔ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب کیا اسے ذلّت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبادے گا ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں کفار مختلف طریقوں سے اپنی بیٹیوں کو قتل کر دیتے تھے، ان میں سے بعض گڑھا کھودتے اور بیٹی کو اس میں ڈال کر گڑھا بند کر دیتے حتی کہ وہ مر جاتی، اور بعض اسے پہاڑ کی چوٹی سے پھینک دیتے، بعض اسے غرق کر دیتے اور بعض اسے ذبح کر دیتے تھے، ان کا بیٹیوں کو قتل کرنا بعض اوقات غیرت اور حمیت کی وجہ سے ہوتا تھا اور بعض اوقات فقر و فاقہ اور نان نفقہ لازم ہونے کے خوف سے وہ ایسا کرتے تھے۔ (1)

قربان جائیے دینِ اسلام پر کہ جب اُس کے نور سے لوگوں کے باطن منوّر ہوئے تو ان کے دلوں میں بچیوں کے ساتھ یہ بد ترین طرزِ عمل اختیار کرنے سے ایسی نفرت و بیزاری پیدا ہوئی کہ آئندہ اس جرم کا ارتکاب کرنا تو در کنار لوگوں کو اپنی سابقہ کوتاہیوں پر ایسی ندامت ہوئی کہ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ ہمارا کیا بنے گا۔۔۔؟ کیا ہمارا سابقہ قصور قابلِ معافی ہے یا نہیں۔۔۔؟ جیسا کہ

---

1 ۔۔۔ تفسیر کبیر، پ ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۵۹، ۷/ ۲۲۶ ملخصا

www.dawateislami.net

ایک مرتبہ ایک شخص رسولِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: ہم جاہلیت والے اور بتوں کی پوجا کرنے والے لوگ تھے ہم اپنی اولاد کو قتل کر دیا کرتے تھے۔ میری ایک بیٹی تھی میں جب بھی اسے بلاتا تو وہ خوش ہو جاتی اور میرے پاس چلی آتی تھی۔ ایک روز میں نے اسے بلایا وہ میرے پیچھے چلنے لگی حتی کہ میں تھوڑے سے فاصلے پر واقع اپنے خاندان کے ایک کنویں پر پہنچا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کنویں میں پھینک دیا اس کی مجھ سے آخری بات یہ تھی کہ وہ مجھے بابا جان بابا جان کہہ رہی تھی۔ یہ سننا تھا کہ پیارے آقا، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چشمانِ اقدس سے آنسو ٹپکنے لگے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی نے کہا کہ تم نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غمگین کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رُک جاؤ! یہ اُس چیز کے بارے میں پوچھ رہا ہے جس نے اِس کو غمگین کیا ہے۔ پھر اُس سے فرمایا: اپنی بات کو ایک مرتبہ پھر دُہراؤ۔ اُس نے اپنی بات دُہرائی تو پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنا روئے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللّٰہ پاک (اسلام لانے کے بعد) زمانۂ جاہلیت کے گناہ مٹا دیتا ہے اب نئے سرے سے اپنے اعمال کا آغاز کرو۔ (1)

بہر حال یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ یہ اسلام ہی کا کارنامہ ہے جس نے دُنیا میں سب سے پہلے عورت کو حقوق عطا فرمائے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ

---

1 ۔۔۔ دارمی، المقدمة، باب ما کان علیه الناس قبل مبعث النبی ۔۔۔ الخ، ۱/ ۱۴، حدیث: ۲

www.dawateislami.net

عَنْہُ فرماتے ہیں: خدا کی قسم ہم زمانۂ جاہلیت میں عورتوں کا کوئی حق نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ پاک نے ان کے متعلق وہ احکام نازل فرمائے جو نازل فرمائے اور وہ حقوق مقرر فرمائے جو مقرر فرمائے۔ [1]

لہٰذا اسلام ہی حقوقِ نسواں کا سچا علمبردار ہے جس نے عورت کو عزت و وقار سے نوازا، زندہ درگور ہونے والی کو جینے کا حق دیا اور اس کی پوری زندگی کے حقوق کی ایک فہرست بیان فرما دی اس کے باوجود اگر کوئی جاہل اسلام کی تعلیمات کو عورتوں کے حقوق کے مخالف سمجھتے ہوئے یہ اعتراض کرتا ہے کہ عورت مرد کے برابر کیوں نہیں؟ اس پر فلاں فلاں پابندیاں کیوں ہیں؟ وہ شوہر کے ماتحت اور اس کی خدمت کی پابند کیوں ہے؟ وغیرہ وغیرہ تو ایسے جاہل کو چاہئے کہ وہ اپنی جہالت اور دماغ کی خرابی کا علاج کرنے کی طرف بھرپور توجہ دے البتہ اسلامی بہنوں کی تسلی و حوصلہ افزائی کیلئے عرض ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسلام میں ایسی برگزیدہ خواتین بھی گزری ہیں جنہوں نے بہت ہی بلند مقام و مرتبے کے باوجود اپنے شوہر کی خدمت گزاری میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ چنانچہ،

خاتونِ جنت اور شوہر کی خدمت

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے لاڈلی بیٹی حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا چکّی پیستی تھیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے تھے، پانی کی مشک بھی خود ہی بھر کر لاتی تھیں جس سے

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب التفسیر، باب تبتغی مرضاۃ ازواجک، ۳/۳۵۹، حدیث: ۴۹۱۳

www.dawateislami.net

سینے میں درد ہونے لگا تھا، نیز گھر میں جھاڑو دینے کے سبب کپڑے گرد آلود ہو جایا کرتے تھے۔ ایک دن رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں کچھ لونڈی غلام آئے تو میں نے ان سے کہا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ایک خادم مانگ لیں۔ جب وہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئیں تو آپ کے پاس آدمیوں کو دیکھ کر واپس لوٹ آئیں۔ دوسرے دن رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفیس اپنی لختِ جگر فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ کل تم کس کام کے لئے آئی تھیں؟ وہ خاموش رہیں تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فاطمہ خود ہی چکی پیستی ہیں جس کی وجہ سے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں اور خود پانی بھر کر لاتی ہیں جس سے سینے میں درد ہونے لگا ہے، جب آپ کی بارگاہ میں کچھ لونڈیاں اور غلام پیش ہوئے تو میں نے اِن سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر خادم مانگنے کیلئے کہا تاکہ وہ خادم اِنہیں کام کی مشقت سے بچائے۔ یہ سن کر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اللہ پاک سے ڈرتی رہو، فرائض کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ گھر کا کام کاج بھی اپنے ہاتھوں سے کرتی رہو اور جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو تینتیس بار سُبْحٰنَ اللہ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور چونتیس بار اَللہُ اَکْبَر پڑھ لیا کرو یہ سو (100) ہو گئے جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہیں۔ شہزادیِ کونین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عرض کی: میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے راضی ہوں۔ (1)

1 ۔۔۔ ابو داود، کتاب الخراج، باب فی بیان مواضع قسم الخمس ۔۔۔ الخ، ۳/۲۰۶، حدیث: ۲۹۸۸

www.dawateislami.net

خاتونِ جنت، حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی کنیز ہونے کا دم بھرنے اور اسے اپنے لئے باعثِ اعزاز سمجھنے والی اسلامی بہنو! غور کیجئے!! وہ جنتی عورتوں کی سردار ہو کر بھی صبر ورضا کے ساتھ گھر کے تمام کام خود کیا کرتیں اور اپنے شوہر کی خدمت بھی بجالاتیں تو پھر اُن کی کنیزیں اِس کو اپنے لئے باعثِ عار کیوں سمجھتی ہیں؟ وہ رسولوں کے سالار کی بیٹی ہو کر بھی شوہر کی خدمت گزاری اور اُمورِ خانہ داری کو بخوبی نبھاتیں تو پھر آج کی مسلمان خواتین اس میں ذلت کیوں محسوس کرتی ہیں؟ آیئے خاتونِ جنت، حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے نقشِ قدم پر چلنے والی ایک صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے طرزِ عمل کو ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

یارِ غار کی بیٹی کا طرزِ عمل

حضرت اسماء بنتِ ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مجھ سے شادی ہوئی تو اس وقت ان کے پاس پانی بھرنے والے اونٹ اور سواری کے گھوڑے کے علاوہ نہ کوئی مال تھا، نہ غلام تھا اور نہ ہی کوئی اور چیز تھی۔ میں ان کے گھوڑے کو چارہ ڈالتی، اس کو پانی پلاتی، اس کی دیکھ بھال کرتی اور ان کے اونٹ کے لئے گٹھلیوں کو کوٹتی، اس کو چارہ ڈالتی اور پانی پلاتی، نیز خود ہی ڈول کی مرمت کرتی اور اس کے ذریعے (کنویں سے) پانی نکالتی، پھر آٹا پیس کر اسے گوندھتی تھی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ گھریلو کام کاج کرنا اسلام کی

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب النکاح، باب الغیرۃ، ۳/ ۴۶۹، حدیث: ۵۲۲۴ ۔ مسلم، کتاب السلام، باب جواز ارداف المراۃ الاجنبیۃ، ص ۹۲۴، حدیث: ۵۶۹۲، ملخصاً ومفہوماً

www.dawateislami.net

برگزیدہ خواتین کا طرزِ عمل رہا ہے لہٰذا اِس سے اُن خواتین کو درس حاصل کرنا چاہئے جو خود کو شوہر کی خدمت اور گھریلو کام کاج سے بری الذّمہ سمجھتی ہیں نیز گھر گھرستی والی زندگی کو اپنے لئے قید اور چادر و چار دیواری سے باہر نکلنے کو آزادی سمجھتی ہیں، ایسی مسلمان خواتین کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے کہ جب ان کے سامنے حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنہا اور حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنتِ ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنہا جیسی مُقدّس خواتین کا کردار موجود ہے تو پھر انہیں اغیار کی تہذیب بِد تہذیبی کی طرف دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ آخر کب تک خاتونِ جنت کی کنیزیں اُس جھوٹی آزادی کو اپنے لئے سچی آزادی سمجھتی رہیں گی جو آزادی بظاہر خُوشنما اور در حقیقت انتہائی بد نُما ہے۔۔۔ آخر کب تک اُن ناہموار راستوں پر چلتی رہیں گی جو تاریک منزل پر ختم ہوتے ہیں۔۔۔ خدارا! عقلمندی اور دُور اندیشی سے کام لیتے ہوئے اسلام کی اُن ہموار راہوں پر چلنے کی نیت کر لیجئے جن کی انتہا یقینی طور پر جنتی منزل ہے۔

مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ماحول انسانی زندگی پر بہت گہرے اثرات مرتب کرتا ہے اس لئے ہمیشہ اچھے ماحول اور نیکوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔ اگر کامیابی کا راستہ ڈھونڈنے والی اسلامی بہن کسی ایسی عورت کی صحبت میں رہے جو اس کو نیکیوں کے بجائے گناہوں کی ترغیب دلائے اور اس کے اندر شوہر کی نافرمانی کی جرأت پیدا کرے تو یقیناً ایسی صحبت اس اسلامی بہن کی نہ صرف دُنیا تباہ کر کے رکھ دے گی بلکہ آخرت میں

www.dawateislami.net

بھی اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا باعث بنے گی اس لئے بری صحبتوں اور برے ماحول کو چھوڑ کر اچھی صحبت اور اچھے ماحول کو اپنا لیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا پاکیزہ ماحول ہمیں شریعت کی راہ چلاتا، اسلاف کا طرزِ عمل سکھاتا اور نیک سیرت بناتا ہے بے شمار اسلامی بہنوں نے اس سنّتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنی زندگی کو سنوارا اور ازدواجی زندگی سے متعلق اسلامی تعلیمات سے آراستہ ہو کر اپنی ازدواجی زندگی کو بھی خوشگوار بنایا ہے۔ آیئے! آپ بھی اس مدنی ماحول کا حصہ بن کر دین و دُنیا کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کیجئے۔

اللہ پاک ہمیں تادمِ حیات اسلام کی عمدہ تعلیمات پر عمل کرنے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

فہرست (اسلامی شادی)

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	1	اُمُّ المومنین کی ازدواجی زندگی	22
سعادت مند دُلہن	1	آپ کے راضی ہونے تک نہ سوؤں گی	24
اسلام دینِ فطرت ہے	4	میکے اور سسرال کا فرق	25
اللہ پاک کی اطاعت کرنے والی	5	ازدواجی زندگی سے متعلق ماں کی نصیحتیں	26
اسلام کی راہ دکھانے والی صحابیہ	7	بنتِ عطار کے لئے 12 مدنی پھول	29
شوہر کی فرماں بردار	8	صبر کرنے والی	31
شوہر کی فرمانبرداری سے متعلق 3 فرامین	9	غلام کی بیوی یا بادشاہ کی ملکہ	32
شوہر کے حُقوق پورے کرنے والی	12	مرد عورت پر حاکم ہے	32
شوہر کے حقوق سے متعلق 4 فرامین	14	نظامِ فطرت	34
شوہر کے حُقُوق کی تفصیل	15	زمانہ جاہلیت میں عورت سے بدسُلوکی	36
شوہر کی شکر گزار	16	خاتونِ جنت اور شوہر کی خدمت	39
شوہر کو خوش رکھنے والی	19	یارِ غار کی بیٹی کا طرزِ عمل	41
شوہر کیلئے سنورنا باعثِ اجر ہے	20	مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے	42
شوہر تمہاری جنت اور دوزخ ہے	21	ماخذ و مراجع	45

❀❀❀

www.dawateislami.net

مآخذ ومراجع

قرآن مجید	******	******	******
کتاب	**مطبوعہ**	**کتاب**	**مطبوعہ**
التفسیر الکبیر	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ	فردوس الاخبار	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۳۲ھ
تفسیر الخازن	المطبعۃ المیمنیہ، مصر ۱۳۱۷ھ	مسند الفردوس	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ
کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۴ھ	الترغیب والترھیب	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
تفسیر نعیمی	مکتبہ اسلامیہ، لاہور	صحیح مسلم	دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۲۹ھ
صراط الجنان جلد:۱۰	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۸ھ	کنزالعمال	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ
المسند	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۱ھ	مرآۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ، گجرات
سنن الدارمی	دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۰۷ھ	احکام النساء	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۴ھ
صحیح البخاری	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ	الفتاوی الرضویۃ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۱۸ھ
سنن ابن ماجہ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ	تذکرہ امیر اہلسنت	مکتبۃ المدینہ، کراچی
سنن ابی داود	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ	اسد الغابۃ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۷ھ
سنن الترمذی	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ	التعریفات للجرجانی	دار المنار
السنن الکبری	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ	المستطرف	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۹ھ
المعجم الصغیر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ	پردے کے بارے میں سوال جواب	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ
المستدرک علی الصحیحین	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ		
السنن الکبری	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ	***	***

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''مدنی انعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مدنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

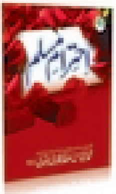

ISBN 978-969-631-689-3

0125723

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net